۲۲۔ نشوونما اور شخصیت کا ارتقا

بتایئے تو بھلا!

کیا آپ کے بچپن کے کپڑے اور جوتے چپل آج آپ استعمال کر سکتے ہیں؟

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

اپنے ترقی نامے میں اپنے متعلق معلومات پڑھیے اور ذیل کی جدول مکمل کیجیے۔

	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں
قد					
وزن					

غذا کا استعمال کرنے سے تمام جانداروں کی نشوونما ہوتی ہے۔ ہمارے بھی قد اور وزن میں پیدائش سے لے کر بالغ ہونے تک اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ آپ کے ساتھیوں کی اوپر دی ہوئی جدول میں اندراج کی ہوئی معلومات دیکھیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کچھ ساتھیوں کا قد اور وزن اب آپ سے زیادہ ہوگا تو کچھ کا کم ہوگا لیکن ان کا قد اور وزن پہلی اور دوسری جماعت کے قد اور وزن سے زیادہ ہی ہوگا کیونکہ عام طور پر ۱۸ سال تک تمام لڑکے لڑکیوں کی عمر نشوونما کی عمر ہوتی ہے۔

بتایئے تو بھلا!

(۱) کیا ننھا بچہ خود کے ہاتھ سے کھانا کھا سکتا ہے؟

(۲) کیا دو سال کی عمر کے بچے کپڑے تہہ کر سکتے ہیں؟

(۳) یہ کام وہ کب سیکھتے ہیں؟

(۴) ذیل میں دی ہوئی فہرست سے آپ کون سے کام کرنا سیکھ گئے ہیں؟ مزید کون سے کام سیکھنا ہے؟

(۵) فہرست کے علاوہ ایسے کون سے کام ہیں جو آپ کر سکتے ہیں؟

رسّی کھیلنا، مضمون لکھنا، بال بنانا، چائے بنانا، گانے/نظم یاد کرنا، تیرنا، کہانی سنانا، سائیکل چلانا، تقریر کرنا، پیسے گننا، گھر کی آرائش کرنا، خط لکھنا، میدانی کھیل کھیلنا، درخت پر چڑھنا، وغیرہ۔

مہارتیں اور کام کرنے کی صلاحیت

بچہ جب چھوٹا ہوتا ہے تو وہ اپنا کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اسے کچھ چاہیے تو وہ صرف رو سکتا ہے یا ہاتھ پیر ہلا سکتا ہے لیکن چند دنوں میں وہ جسم کے مختلف حصوں کی حرکات پر کسی حد تک قابو پانے لگتا ہے اور مختلف حرکات میں کسی قدر ہم آہنگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ مثلاً بچہ گردن موڑ کر شے کی جانب دیکھنے لگتا ہے۔ اگر کسی شخص کو پہچانتا ہو تو اسے دیکھ کر ہنستا ہے۔ ہاتھ سے شے پکڑنا سیکھتا ہے۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی شے منہ کی جانب لے جانا سیکھتا ہے۔

کسی کے سکھائے بغیر حرکات پر قابو اور ہم آہنگی بڑھنے پر وہ کچھ اور کام خود بخود کرنے لگتا ہے۔

مثلاً شے کو اُٹھا کر دینا، چمچہ ہاتھ میں پکڑ کر رکابی پر ضرب لگا کر آواز پیدا کرنا۔

خود کی حرکات پر قابو پاکر کوئی نیا کام سیکھنا اسے 'مہارت' کہتے ہیں۔

بچہ پہلی بار والدہ یا والد کو دیکھ کر امّی یا ابو کہتا ہے یا سہارا لیے بغیر پہلا قدم بڑھاتا ہے تو سب کیا محسوس کرتے ہیں؟ اس وقت وہ کیا کرتے ہیں؟

مختلف مہارتیں سیکھتے ہوئے بچّے کو اور دوسروں کو بھی خوشی ہوتی ہے۔ وہ بچّے کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔ بچہ وہی حرکتیں بار بار کرتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے بچّے کو اس کام کی خوب مشق ہوجاتی ہے اور اس کی طاقت بھی بڑھتی ہے۔ بتدریج سیکھے ہوئے کام آہستہ آہستہ صحیح اور مزید آسانی سے کرنے لگتا ہے یعنی بچّے کی اہلیت بڑھتی ہے۔

روزانہ ہم کچھ نہ کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔ ان کے سہارے نئی مہارتیں سیکھنا آسان ہونے لگتا ہے۔ مثلاً شے پکڑنا سیکھنے کے بعد بچہ گیند پھینکنا سیکھ سکتا ہے۔ چلنا آنے پر، وہ دوڑنا، زینہ چڑھنا، پھینکی ہوئی گیند پکڑنا جیسے مزید مشکل کام سیکھ سکتا ہے۔ ان میں ہماری روزمرہ زندگی کے ضروری کام بھی ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خود کے ہاتھ سے کھانا کھانا، منہ دھونا، نہانا، کپڑے پہننا، وغیرہ۔

شخصیت کا ارتقا

ہماری نشو ونما کے دوران ہمارے قد اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔ عمر کے لحاظ سے ہماری جسمانی طاقت بھی بڑھتی ہے۔ اسی کے ساتھ ہم کئی مہارتیں سیکھتے رہتے ہیں۔ اس طرح ہر انسان کی ترقی ہوتی ہے۔ اسی کو ارتقا کہتے ہیں۔

مشاہدہ کیجیے۔

ایک گائے یا بلّی اپنے بچوں کے لیے کیا کیا کرتی ہے؟ اسی طرح بچھڑا یا بلوٹا پیدائش کے بعد خود سے کیا کیا سیکھتے ہیں، اس کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کیجیے۔

یہ حیوانات خود کی غذا حاصل کرنا، دھوپ، بارش اور دشمنوں سے خود کی حفاظت کرنا جیسی مہارتیں اپنی ماں سے بتدریج سیکھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ماں کو چھوڑ کر آزادانہ زندگی گزارتے ہیں۔

حیوانات کے لیے ضروری مہارتیں نہایت محدود ہوتی ہیں۔ اس کی بہ نسبت ہمیں آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لیے کافی کچھ سیکھنا پڑتا ہے۔

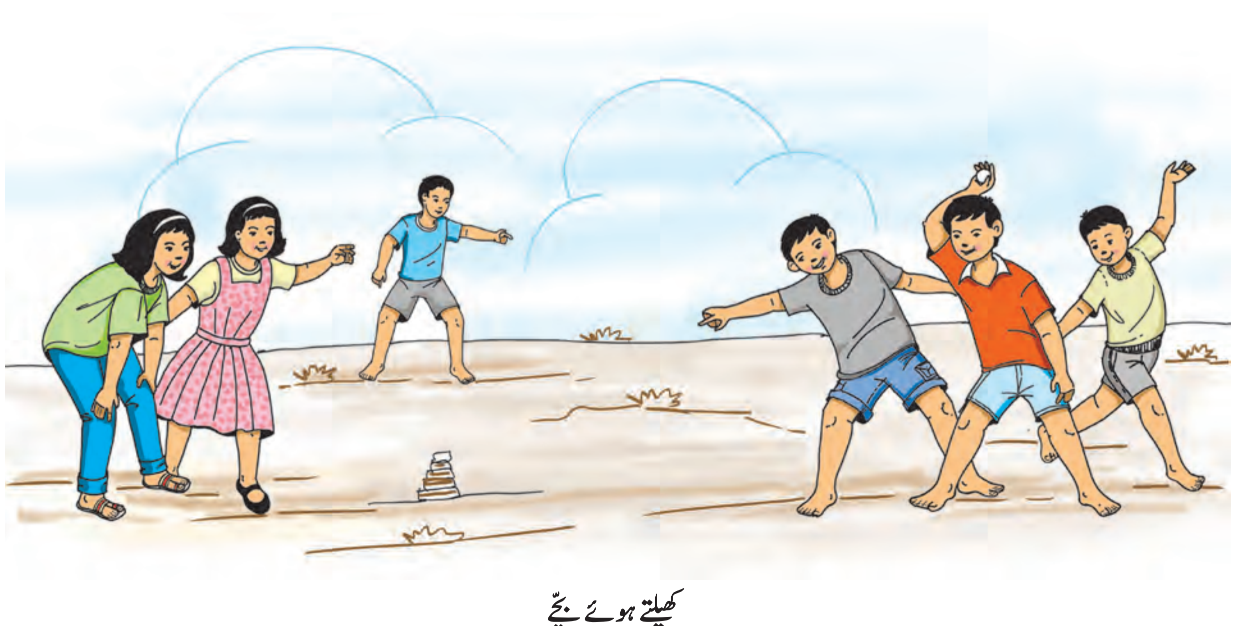

کھیلتے ہوئے بچّے

معلومات حاصل کیجیے۔

شیر/ ہاتھی کے بچّے کتنے سال کے ہونے کے بعد آزادانہ طور پر زندگی گزارتے ہیں؟

موازنہ کیجیے۔

فٹ بال کھیلنا، لگوری کھیلنا، پکانا، استری کرنا، کرانہ سامان لانا، مریض کی تیمارداری کرنا، خلاصہ لکھنا جیسے کام کیا آپ کرسکتے ہیں؟

ووٹ ڈالنا، گاڑی چلانا جیسے کاموں کی اجازت مخصوص عمر میں ہی ملتی ہے۔ کیا یہ آپ کرسکتے ہیں؟

آئیے دماغ پر زور دیں۔

ہم نے اس سبق میں اب تک کئی مہارتوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے کون کون سی مہارتیں ایسی ہیں جو آپ نہ بھی سیکھیں تو کوئی مضائقہ نہیں؟ کون سی مہارتیں ضروری ہیں؟

غور کیجیے۔

(۱) آپ کون سے کام کرنا پسند کرتے ہیں؟ مستقبل میں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

(۲) صرف لطف حاصل کرنے کے لیے آپ کبھی کبھی کون سے کام کریں گے؟

(۳) آپ روزگار کے طور پر کون سے کام کرنا پسند کریں گے؟

چلنے، دوڑنے جیسی ابتدائی مہارتیں ہماری عمر کے لحاظ سے خود بخود حاصل ہوتی رہتی ہیں لیکن بعد کی کئی مہارتیں ہمیں سیکھنا پڑتا ہے۔ اپنے والدین، اساتذہ، دوسرے بزرگ لوگوں سے ہم کئی مہارتیں سیکھتے ہیں۔

جتنی زیادہ مہارتیں ہم سیکھتے ہیں اتنا ہی دوسروں پر ہمارا انحصار کم ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ہمارا ہر کام ہم خود نہیں کرسکتے۔ مثلاً ہر فرد اپنے کپڑے نہیں سیتا یا خود زراعت نہیں کرتا لیکن اپنے کام خود پورے کرنے کی ذمہ داری سے واقف ہونا ضروری ہے۔

آئیے دماغ پر زور دیں۔

سائرہ چھٹی جماعت میں ہے۔ اس کی جماعت سیر کے لیے جانے والی ہے۔ والدہ سب کے لیے لڈو بنا کر دینے والی ہیں لیکن انھیں سائرہ کی مدد چاہیے۔ اس کے لیے سائرہ والدہ کی کیا مدد کرسکے گی؟

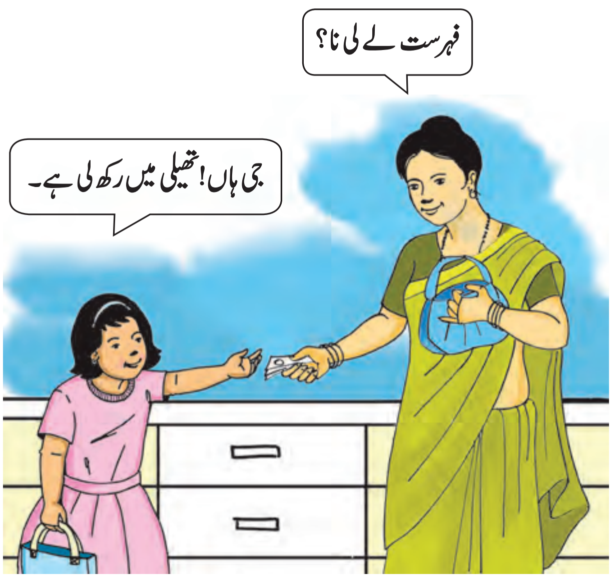

یہ سارے کام کرنے کے لیے اسے کون سی مہارتیں فائدہ مند ثابت ہوں گی؟

توارث

ہمارا قد کتنا بڑھتا ہے؟

عام طور پر عمر کے ۱۸ سال تک ہمارا قد بڑھتا ہے، یہ آپ سیکھ چکے ہیں۔ آپ کی جان پہچان کے ۱۸ سال یا اس سے زیادہ عمر کے لوگوں کو یاد کیجیے۔ دیکھیے ان میں سے کتنے لوگ والدین سے بہت زیادہ اونچے قد والے یا بہت کم قد والے ہیں۔

عام طور پر ہماری وضع، جسمانی ساخت جیسی کئی جسمانی خصوصیات والدین کی طرح ہوتی ہیں۔ ایک خاندان کے لوگوں میں کئی خصوصیات میں مشابہت نظر آتی ہے۔ ہماری کچھ خصوصیات ہمارے دادا دادی، نانا نانی، ماموں، خالہ یا چچا پھوپھی جیسی ہوتی ہیں۔ اسی لیے کئی بار انھیں جاننے والے، لیکن ہم سے کبھی نہ ملے لوگ ایسی مشابہت کی بنا پر ہمیں پہچانتے ہیں۔

پیدائش سے اپنے خاندان والوں جیسی خصوصیات کی ہم میں موجودگی کو 'توارث' کہتے ہیں۔

ہماری کئی خصوصیات ہمارے رشتہ داروں جیسی ہوں تب بھی پیدائش سے ہم میں کون سی خصوصیات توارث کے ذریعہ منتقل ہوں گی اور کون سی منتقل نہیں ہوں گی ان پر کسی کا بھی اختیار نہیں ہوتا۔

پڑھیے اور غور کیجیے۔

ایک صنعت کار نے خوب محنت کر کے اپنا کاروبار بڑھایا تھا۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ اپنی آخری عمر میں کارخانہ کس کے حوالے کرنا ہے اس کا فیصلہ کرنے کے لیے اس نے ایک تجربہ کرنے کی ٹھانی۔ اس کے لیے اس نے اپنے ہر بیٹے کو پانچ پانچ لاکھ روپے دیے اور ان سے کہا کہ وہ اس رقم کو جس طرح چاہیں خرچ کریں۔

ایک سال بعد صنعت کار نے تینوں بیٹوں کو بلا کر پوچھا کہ انھوں نے پیسوں کا کیا کیا؟

پہلا بیٹا: آپ کے دیے ہوئے پیسے میں نے نہایت حفاظت سے رکھے ہیں۔ میرے علاوہ وہ کسی کے ہاتھ نہیں لگ سکتے۔ آپ جب کہیں تب میں وہ پیسے آپ کو لا کر دے سکتا ہوں۔

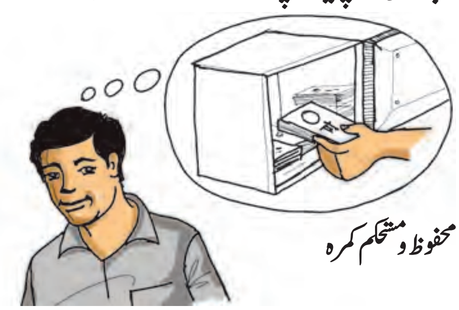

دوسرا بیٹا: ہم اپنے مزدوروں کو سال میں ایک بار بونس دیتے ہیں۔ اس بار میں نے سب کو دگنا بونس دیا اور دعوت بھی دی۔ ہمارے تمام مزدور بہت زیادہ خوش ہوئے۔ آپ کے دیے ہوئے پیسے میں نے اس اچھے کام میں خرچ کیے۔

تیسرا بیٹا: آپ کے دیے ہوئے پیسوں سے میں نے ایک بہت اچھی مشین خریدی جس کی وجہ سے پیداوار میں پانچ گنا اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ پیداوار کا درجہ بہتر ہونے سے اس کی مانگ بڑھ گئی ہے۔

سات آٹھ ماہ میں ہی تقریباً ۲۵ لاکھ روپے کا فائدہ ہوا۔ مزدوروں کے لیے کینٹین کی ضرورت تھی اس لیے ۱۰ لاکھ روپے

استعمال کرکے میں نے کینٹین بنوائی۔

۵ لاکھ روپے ہمارے کارخانے کے مزدوروں کے فلاحی فنڈ میں جمع کیے۔ پرانی مشینیں جلد ہی بدلنا ہوگی۔ میں نے سوچا ہے کہ بچے ہوئے دس لاکھ اس کام کے لیے استعمال ہوں۔

آپ جان گئے ہوں گے کہ صنعت کار نے کس کو اپنا وارث بنایا ہوگا۔ اس کہانی کا مقصد کیا ہے؟

بہتر ارتقا کے لیے.......

کئی مہارتیں سیکھنے کی صلاحیت ہم میں توارث سے حاصل ہوتی ہیں۔نشوونما کی عمر یعنی خود کی صلاحیت پہچاننے اور انھیں ترقی دینے کا موقع ہے۔ مہارتوں کی بنا پر آزادانہ، مفید اور بہتر زندگی کے لیے تیاری ہوتی ہے۔

اچھی غذا

آپ جانتے ہیں کہ نشوونما کے لیے غذا کی ضرورت ہوتی ہے لیکن چند حالات میں ناقص تغذیہ کی وجہ سے کئی غذائی اجزا مناسب مقدار میں نہیں ملتے۔تب اچھی غذا ملنے پر قد جتنا بڑھ سکتا تھا اس کی بہ نسبت وہ کم بڑھتا ہے۔نشوونما کی عمر گزرنے کے بعد اچھی غذا ملنے پر بھی اس کا فائدہ نشوونما میں نہیں ہوتا۔

شخصیت کے ارتقا کے لیے مددگار عوامل

بہتر ارتقا کے لیے مقوی غذا کے علاوہ ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچھی طرح پڑھائی کرنے اور کسی بھی نشے کی لت نہ لگنے پائے اس کے لیے احتیاط ضروری ہے۔ مشاغل اختیار کرنا، کھیل اور دوسری مہارتوں میں حصّہ لینے سے نشہ کی لت سے دور رہا جاسکتا ہے۔اس کا خیال رکھا جائے تو ہر ایک کی شخصیت کا ارتقا اچھی طرح ہوتا ہے۔

لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کو اپنی شخصیت کے ارتقا اور اپنی زندگی کو خوشحال بنانے کے لیے برابری کے حقوق حاصل ہیں۔

میں-ایک منفرد شخصیت

آپ کی جماعت میں کچھ لڑکے لڑکیاں تعلیم میں آگے ہوتے ہیں تو کچھ کھیل میں آگے ہوتے ہیں۔ کچھ بچے اچھا گاتے ہیں تو کچھ بچے ڈرامے میں بہترین اداکاری کرتے ہیں۔

ہر انسان دوسروں سے منفرد ہوتا ہے۔ ہماری جسمانی اور دماغی بناوٹ کا موازنہ دوسروں سے نہیں ہوسکتا۔

ہم کو کیا کرنا پسند ہے اور ہم کس کام کی مشق کرتے ہیں اس سے ہماری شخصیت کا ارتقا ہوتا ہے۔

نشوونما کے دوران ہم اچھے اور بُرے میں تمیز کرنا سیکھتے ہیں۔

ہماری شخصیت اسی وقت اچھی مانی جاتی ہے جب ہم اچھے خیالات کے مطابق برتاؤ کرتے ہیں۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

اچھی اقدار صرف امتحان میں
لکھنے کے لیے نہیں ہوتیں بلکہ
عمل کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟

- پیدائش سے بالغ ہونے تک ہمارے قد اور وزن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔
- ننھا بچہ خود کا کوئی کام نہیں کرسکتا۔
- اپنے والدین، اساتذہ اور دوسروں سے ہم کئی مہارتیں سیکھتے ہیں۔
- ایک خاندان کے لوگوں کی کئی خصوصیات میں مشابہت نظر آتی ہے۔اس کے باوجود ہر فرد دوسرے تمام لوگوں سے مختلف ہوتا ہے۔
- جتنی زیادہ مہارتیں ہم سیکھتے ہیں دوسروں پر ہمارا انحصار اتنا ہی کم ہوتا جاتا ہے۔
- مہارتوں کی بنیاد پر مفید اور خوشحال زندگی کے لیے تیاری ہوتی ہے۔

مشق

(الف) کیا کریں بھلا؟

کبیر علم الحیوان کا پروفیسر بننا چاہتا ہے؟ اس کے لیے اسے ابھی سے کیا تیاری کرنا چاہیے؟

(ب) آیئے دماغ پر زور دیں۔

(۱) سائیکل چلانا سیکھنے سے قبل ہم میں دیگر کون کون سی مہارتوں کا ارتقا ہو چکا ہوتا ہے؟

(۲) ثمینہ چاہتی ہے کہ وہ مستقبل میں ہوٹل کھولے۔ وہ اب جو کچھ سیکھ رہی ہے اس کی آئندہ زندگی میں ان میں سے کون سی مہارتیں مفید ثابت ہوں گی؟

(ج) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

(۱) توارث سے کیا مراد ہے؟

(۲) بال واڑی اور پانچویں کے بچوں میں کون کون سے فرق نظر آتے ہیں؟

(۳) پیدائش سے بالغ ہونے تک ہم میں کون کون سی تبدیلیاں ہوتی ہیں؟

(۴) آپ نے جو مہارتیں سیکھی ہیں ان میں سے کسی تین کے نام لکھیے۔

(۵) جسمانی نشوونما کسے کہتے ہیں؟

(د) صحیح ہیں یا غلط، لکھیے۔

(۱) بچہ نئے سیکھے ہوئے کام آہستہ آہستہ بغیر غلطی کیے کرنے لگتا ہے۔

(۲) پیدائش سے ہم مہارتیں سیکھتے ہیں۔

(۳) ہم اپنے تمام کام خود نہیں کرتے۔

(۴) پیدائش سے بڑھاپے تک ہمارا قد بڑھتا ہے۔

سرگرمی :

پالتو بلّی، کتا یا اطراف و اکناف میں موجود پرندوں، کیڑوں، حیوانات کے بچوں کا پیدائش سے بالغ ہونے تک مشاہدہ کیجیے۔ اندراج کیجیے۔ اس سرگرمی کے لیے ذیل کے نکات ذہن میں رکھیے۔ نشوونما، قد، ارتقا، مہارتیں، وغیرہ۔ اپنے اندراج کی بنیاد پر ایک مزیدار کہانی لکھیے۔

* * *

HGHQJZ